بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

مقتدیوں کو فرض نماز کے لئے صف میں کب کھڑے ہونا چاہیے؟

شیخ حافظ ندیم ظہیر حفظ اللہ سے ماہنامہ الحدیث حضرو میں اس مسئلہ کے متعلق سوال کیا گیا:

[سوال]: ہمارے یہاں بعض مساجد میں نماز کی جماعت کا وقت ہو جانے پر لوگ (مُقتدی) گھڑی دیکھ کر کھڑے ہو جاتے ہیں اور صف بندی کر لیتے ہیں، حالانکہ پچھلی صفوں میں امام مسجد پہلے ہی سے موجود ہوتا ہے، اُس کے بیٹھے ہوئے بھی لوگ اسی طرح کرتے ہیں اور کبھی کبھار امام مسجد ابھی مسجد کے مین ہال میں داخل نہیں ہوتا کہ لوگ صفیں بنا کر پیچھے مُڑ مُڑ کر اُس کا یعنی امام کا انتظار کرتے ہیں حتیٰ کہ بعض اوقات مزید انتظار کئے بغیر کوئی بھی شخص تکبیر (اقامت) کہہ دیتا ہے اور مقتدیوں میں سے کسی کو امام بنایا جاتا ہے اور نماز شروع کر دی جاتی ہے، پھر تھوڑی دیر بعد امام مقتدی کی حیثیت میں شامل ہوتا ہے۔ کیا اس طرح کے معاملات صحیح ہیں کہ مقتدی جب چاہے امامت کے لئے کھڑا ہو جائے یا پھر شرعی حدود و قیود ہیں؟ (ابو انس، حیدر آباد)۔

[الجواب]: اس سلسلے میں راجح یہی ہے کہ مقتدی صفوں میں بیٹھ کر امام کا انتظار کریں اور اضطراب و بے چینی کا مظاہرہ نہ کریں۔ امام مسجد میں موجود ہو یا باہر سے تشریف لائے جب تک وہ اپنی جائے امامت کی طرف چل نہ دے مقتدیوں کو صف میں بیٹھے رہنا چاہیے۔

سیدنا جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ: «كان مؤذن النبي صلى الله عليه وسلم يؤذن، ثم يمهل، فإذا رأى النبي صلى الله عليه وسلم قد أقبل أخذ في الإقامة» نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا مؤذن اذان کہتا، پھر انتظار کرتا۔ جب وہ نبی ﷺ کو دیکھ لیتا کہ آپ تشریف لے آئے ہیں تو اقامت کہنا شروع کر دیتا۔ [صحیح ابن خزیمة: ح١٥٢٥، وسنده حسن، نیز دیکھئے صحیح مسلم: ح٦٠٦]۔

سیدنا ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: «إذا أقيمت الصلاة، فلا تقوموا حتى تروني وعليكم بالسكينة» جب نماز کی اقامت کہی جائے تو تم مجھے دیکھے بغیر کھڑے نہ ہونا اور سکینت کو لازم کر لو۔ [صحيح البخاري: ح٦٣٨]۔

امام ترمذی رحمہ اللہ نے اس حدیث کے بعد فرمایا: «وقد كره قوم من أهل العلم من أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم وغيرهم أن ينتظر الناس الإمام وهم قيام» نبی کریم ﷺ کے صحابہ و دیگر اہل علم میں سے ایک جماعت نے یہ مکروہ جانا کہ لوگ (صفوں میں) کھڑے ہو کر امام کا انتظار کریں۔ [سنن الترمذي: ح٥٩٢]۔

امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ نے اس حدیث کو نقل کرنے کے بعد فرمایا: «باب النهي عن قيام الناس إلى الصلاة قبل رؤيتهم إمامهم» لوگوں کا اپنے امام کو دیکھنے سے پہلے نماز کے لئے کھڑا ہونا ممنوع ہے۔ [صحيح ابن خزيمة: قبل حديث: ١٥٢٦]۔

امام بغوی رحمہ اللہ نے اس حدیث کو نقل کرنے کے بعد فرمایا: «وقد كره قوم من أهل العلم أن ينتظر الناس الإمام وهم قيام» اہل علم کی ایک جماعت نے لوگوں کے کھڑے ہو کر (صفوں میں) امام کا انتظار کرنے کو ناپسند کیا ہے۔ [شرح السنة: ج٢ ص٨٩]۔

امام ابن المنذر رحمہ اللہ نے فرمایا: اگر امام مسجد میں موجود ہے، پھر جب وہ (جائے نماز کی طرف) کھڑا ہو تو لوگ بھی (صفیں بنانے کیلئے) کھڑے ہو جائیں۔ لیکن اگر (صورتِ حال یہ ہے کہ) وہ اس کے باہر سے آنے کے منتظر ہیں تو جب تک امام کو (جائے نماز کی طرف آتے ہوئے) دیکھ نہ لیں، کھڑے نہ ہوں۔ [الأوسط: ج٤ ص١٨٨]۔

ابو خالد الوالبی کا بیان ہے، سیدنا علی رضی اللہ عنہ ہماری طرف آئے اور اقامت کہہ دی گئی (جبکہ) ہم ان کے انتظار میں کھڑے تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: «ما لي أراكم سامدين؟» کیا بات ہے کہ میں تمھیں لہو ولعب میں دیکھ رہا ہوں؟۔

[شرح مشکل الآثار: ج۱۰ ص۳۹۵ واللفظ له، الصلاة لأبي نعيم: ۲۹۲ وسنده حسن]۔

مذکورہ بالا دلائل سے واضح ہو جاتا ہے کہ امام کے انتظار میں کھڑے رہنا درست نہیں اور نیکی کے امور میں اضطراب و بے چینی کسی مسلمان کو لائق نہیں ہے۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم صفوں میں بیٹھ کر انتظار کیا کرتے تھے۔

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا: «كان أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم ينتظرون العشاء الآخرة حتى تخفق رءوسهم» اصحاب رسول ﷺ نماز عشاء کا انتظار کرتے رہتے حتیٰ کہ ان کے سر (اونگنے کی وجہ سے) جھک جاتے تھے۔

[صحیح، سنن أبي داود: ح۲۰۰]۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: «لا يرد الدعاء بين الأذان والإقامة» اذان اور اقامت کے درمیان دعارَد نہیں ہوتی۔

[صحیح، سنن أبي داود: ح۵۲۱]۔

جب مقتدی حضرات اذان اور اقامت کا درمیانی وقت ذکر و اذکار اور دعا کرنے میں گزاریں گے تو انھیں احساس ہی نہیں ہوگا کہ کب امام آیا اور اقامت کہہ دی گئی! اس پر عمل پیرا ہونے سے ہر قسم کی بے چینی اور اضطراب ختم ہو جائے گا۔ ان شاء اللہ

مسئلے کا دوسرا پہلو: بعض احادیث میں امام دیکھنے سے پہلے صفیں بنانے کا ذکر بھی ہے۔

مثلاً سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: «أقيمت الصلاة فقمنا فعدلنا الصفوف قبل أن يخرج إلينا رسول الله صلى الله عليه وسلم» اقامت کہی گئی تو ہم نے کھڑے ہو کر صفوں کو برابر کیا، اس سے پہلے کہ رسول اللہ ﷺ ہماری طرف تشریف لائیں۔

[صحیح مسلم: ح۶۰۵، صحیح البخاري: ح۲۷۵، سنن أبي داود: ح۲۳۵]۔

اس حدیث کی توضیح و توجیہ میں محدثین کے اقوال درج ذیل ہیں:

(۱) امام ابن کثیر رحمہ اللہ نے فرمایا: «هذا محمول على أنه كان في بعض الأوقات وكان الغالب ما جاء في حديث جابر بن سمرة» یعنی: یہ عمل بعض اوقات پر محمول ہے ورنہ اکثر عمل حدیث جابر ہی پر ہے۔ [کتاب الأحکام الکبیر: ج۲ ص۲۶۵]۔

(۲) بعض علماء کے نزدیک یہ عمل حدیث: ((فلا تقوموا حتى تروني)) سے پہلے کا ہے۔

(۳) حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ نے فرمایا: ((في حديث أبي هريرة كان سبب النهي عن ذلك)) یعنی: صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نبی کریم ﷺ کے تشریف لانے سے پہلے کھڑے ہو جاتے تھے تو یہی امر اس ممانعت کا باعث ہوا۔ [فتح الباري: ج۲ ص۲۶۵]۔

ان تصریحات سے خوب واضح ہو جاتا ہے کہ اب حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے بجائے حدیث ابو قتادہ رضی اللہ عنہ پر عمل کیا جائے گا۔

اگر کسی بشری تقاضے کی وجہ سے امام کے آنے میں کچھ تاخیر ہو تو فوراً کسی دوسرے کو امامت کے لئے کھڑا کرنا جائز نہیں بلکہ اس کا انتظار کرنا چاہئے، جیسا کہ گزر چکا ہے کہ صحابہ کرام، نبی کریم ﷺ کا انتظار کرتے تھے۔ اگر زیادہ دیر ہو جائے یا کنفرم ہو جائے کہ امام صاحب نہیں پہنچ سکتے تو نائب وغیرہ نماز پڑھا سکتے ہیں۔

امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ نے فرمایا: جب امام (زیادہ) تاخیر کر دے تو اس کا انتظار نہ کرنے کی اجازت اور مقتدیوں کا کسی ایک مقتدی کو امامت کے لئے حکم دینا (جائز ہے)۔ [صحیح ابن خزیمة: قبل حدیث ۱۵۱۴]۔ {ماہنامہ الحدیث حضرو: جلد ۱۱، شمارہ ۷، رمضان ۱۴۳۵ھ جولائی 2014ء، بترتیب شمارہ نمبر: ۱۱۹، ص ۱۱-۱۴}